الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

”غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے واقعات“ (for before 09)

(1) غوثِ پاک کی نماز سے محبت

ایک نیک آدمی کہتے ہیں: میں غوثِ پاک شیخ عبدُالقادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس چالیس (40) سال رہا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ہمیشہ عشا کے وُضو سے فجر کی نماز پڑھتے۔ جب وُضو ٹوٹ جاتا تو فوراً وُضو کر کے دو رکعت (نفل نماز) پڑھ لیتے۔ رات کو عشا کی نماز پڑھ کر (عبادت وغیرہ کے لیے) اپنے کمرے میں چلے جاتے، کوئی اور آپ کے ساتھ نہیں ہوتا، فجر کی نماز کا وقت ہوتے ہی آپ کمرے سے باہر آجاتے۔ (قلائد الجواھر، ص76)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے ہمیں یہ پیاری بات پتا چلی کہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نماز سے کتنی محبت تھی۔ ہمیں بھی ہمیشہ پانچوں نمازیں پڑھنی ہیں اور فَرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نَفْل نمازوں کی بھی عادت بنانی چاہیئے۔

....

(2) نیک ماں کا نیک بیٹا

حُضُور غوثِ پاک سَیِّد عبدُالقادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں چھوٹا تھا تو حج کے دنوں میں مجھے جنگل جانا پڑا اور میں ایک بیل (bull) کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ جس طرح بچے کھیلتے ہیں تو اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: **”اے عبدُالقادر! تمہیں اس طرح کے کاموں کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔“** میں پریشان ہو کر گھر واپس آگیا اور وہاں پہنچ کر اپنی امّی سے کہا: آپ مجھے (دوسرے شہر) بغداد جانے دیں تاکہ میں وہاں جاکر علمِ دین حاصل کروں اور نیک بندوں کو دیکھ سکوں۔ امّی نے مجھ سے اس کی وجہ پوچھی تو میں نے بیل والی بات سُنادی، اُن کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور میرے ابّو کے مال سے جو میرا حصّہ تھا یعنی 80 سونے کے سِکّے (coins) میرے پاس لے آئیں، تو میں نے ان میں سے چالیس (40) سونے کے سکّے لے لیے اور چالیس (40) سونے کے سکّے اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیئے۔ امّی نے اُن پیسوں کو میری قمیص میں چھپا دیا اور مجھے بغداد جانے کی اجازت دے دی اور مجھے ہر جگہ سچ بولنے کا فرمایا اور مجھے بھیجتے ہوئے کہا: بیٹا! میں تجھے اللہ پاک کو خوش کرنے کے لیے خود سے دور کر رہی ہوں اور اب تم سے میری مُلاقات قیامت کے دن ہوگی۔ (بہجۃ

www.farzuloom.net

الاسرار، ذکر طریقہ، ص167)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بچپن ہی میں علم حاصل کرنے کا شوق ہو گیا تھا اور علم حاصل کرنے کے لیے اپنی امّی جان سے اجازت لی اور آپ کی امّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے ساری زندگی، علم سیکھنے اور سکھانے کے لیے اِجازت دے دی، اس سے یہ پیاری بات بھی پتا چلی کہ ہمیں علمِ دین حاصل کرنا چاہیئے۔

....

(3) وعدہ پورا کیا

حُضُور غوثِ پاک سَیِّد عبدُالْقادِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کے لیے جیلان (اپنے گاؤں) سے (دوسرے شہر) بغداد شریف جانے والوں کے ساتھ چلا گیا، جب ہم اپنے گاؤں سے آگے چلے گئے تو ساٹھ ڈاکو (sixty robbers) آگئے اور سب لوگوں کا سامان اور پیسے لے لیے لیکن کسی نے مجھے کچھ نہ کہا، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پُوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا: "چالیس سونے کے سکّے" (Forty gold coins)۔ اس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: "میرے کپڑوں میں ہیں۔" ڈاکو اس بات کو مذاق (joke) سمجھا اور چلا گیا، اس کے بعد دُوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی یہی پوچھا: تمھارے پاس کچھ ہے؟ میں نے اُسے بھی کہا: "چالیس سونے کے سکّے" (Forty gold coins)۔ یہ سن کر وہ بھی چلا گیا۔ جب سب ڈاکو اپنے سردار (master) کے پاس جمع ہوئے اور اُنہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو اُس نے مجھے وہاں بُلا لیا۔ ڈاکوؤں کا سردار (master) مجھ سے کہنے لگا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے پھر وہی کہا: "چالیس سونے کے سکّے" (Forty gold coins) ہیں۔ سردار نے ڈاکوؤں کو کہا: اس لڑکے کو چیک کرو۔ جب میری قمیص کو دیکھا تو اُس میں پیسے تھے، اب اُس نے حیران (surprised) ہو کر سُوال کیا: "تم نے سچ سچ کیوں بتا دیا؟" (یعنی اگر تم جھوٹ بول دیتے تو تمھارے پیسے بچ جاتے) میں نے کہا: **میری امّی نے مجھ سے ہمیشہ سچ بولنے کا وعدہ لیا تھا۔** یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار (master) رو کر کہنے لگا: اس بچے نے اپنی ماں سے وعدہ کیا اور اس وعدے کو نہیں توڑا اور میں نے اپنی ساری زندگی اللہ پاک کے وعدوں کو توڑا ہے! اسی وَقْت سردار اور اس کے سب ساتھیوں نے توبہ کی کہ اب ڈاکہ نہیں ڈالیں گے اور سب لوگوں کا مال (اور سامان وغیرہ) بھی واپس کر دیا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص168)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں پتا چلا کہ ہمیشہ سچ بولنا چاہیئے۔ امّی ابّو کی جائز باتیں ماننی چاہئیں اور ہر جگہ سچ ہی بولنا چاہیئے۔ اور یہ پیاری بات بھی پتا چلی کہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے بچپن ہی میں علمِ دین حاصل کرنے کے لئے دوسرے شہر

چلے گئے تو ہمیں بھی بچپن ہی میں نماز کا طریقہ اور دوسرے دینی علم سیکھنے چاہئیں۔

....

(4) بڑی آنکھوں والا آدمی

غوثِ پاک سَیِّد عبدُ القادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ سانپ آگیا اور میرے سجدے کی جگہ منہ کھول کر بیٹھ گیا۔ میں نے اُسے ہٹا کر سَجدہ کیا مگر وہ میری گردن پر آگیا، نَماز پڑھنے کے بعد جب میں نے دیکھا تو مسجد میں کوئی سانپ نہیں تھا۔ دوسرے دن جب میں دوبارہ وہاں آیا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں اُسے دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ انسان نہیں بلکہ کوئی جِن ّہے۔ وہ جن ّمجھ سے کہنے لگا کہ میں وُہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کی شکل میں بہُت سارے ولیوں کو تنگ کیا ہے مگر آپ جیسا نیک کوئی نہیں ملا۔ پھر اُس جن نے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ پر توبہ کر لی۔ (بہجۃ الأسرار، ص169)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے ہمیں یہ پیاری بات پتا چلی کہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس طرح نماز پڑھتے کہ اگر سانپ بھی آجائے تب بھی نماز پڑھتے رہتے تھے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ سردی میں، گرمی میں سب نمازیں اور فجر کی نماز بھی پڑھا کریں۔ اس واقِعہ سے یہ بات بھی پتا چلی کہ جنّات بھی ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کرتے ہیں۔

....

(5) وہ لوگ سیدھے راستے پر آگئے

ایک مرتبہ کچھ ایسے لوگ کہ جن کی سوچ اولیاءِ کرام یعنی اللہ پاک کے نیک بندوں کے بارے میں اچھی نہیں تھی، دو ٹوکرے (Baskets) لے کر ہمارے غوثِ پاک سَیِّد عبدُ القادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا کہ ان دونوں میں کیا ہے؟ آپ نے اپنی کرسی سے اُتر کر ایک ٹوکرے پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا اور فرمایا: اس میں بیمار بچہ ہے اور اپنے بیٹے سید عبد الرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اسے کھولنے کے لیے فرمایا، جب وہ ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں سے بیمار بچہ نکلا۔ آپ نے اسے پکڑ کر فرمایا: اللہ پاک کے حکم سے کھڑا ہو جا۔ وہ اللہ پاک کے حکم سے اٹھ کھڑا ہوا، پھر آپ نے دوسرے ٹوکرے پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس میں ایک ایسا بچہ ہے کہ جو بیمار نہیں ہے، آپ نے فرمایا کہ اِس ٹوکرے کو بھی کھولو۔ یہ ٹوکرا جیسے ہی کھولا گیا تو فوراً اُس میں سے ایک بچہ نکلا اور بھاگنے لگا، آپ نے اس کو پکڑ لیا اور فرمایا: بیٹھ جاؤ، تو وہ بیٹھ گیا۔ یہ دیکھ کر اُن لوگوں نے اپنے بُرے خیالات (evil thoughts) سے توبہ کر لی۔ (قلائد الجواہر، ص30 ملخصا)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک لوگوں کی بڑی شان ہے، اللہ پاک نے انہیں ایسی طاقت

دی ہے کہ باہر سے دیکھ لیتے ہیں کہ ٹوکری کے اندر کیا چیز ہے؟ اور جب چاہتے ہیں بیمار کو صحیح کر دیتے ہیں۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ وہ شخص بہت بُرا ہے جو اللہ پاک کے ولیوں کے بارے میں بُرے خیالات (evil thoughts) رکھے۔

....

(6) مُرغی زندہ کردی

ایک عورت غوثِ پاک سَیِّد عبدُ الْقادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس یہ کہہ کر اپنا بیٹا چھوڑ گئی کہ یہ آپ سے مَحَبَّت کرتا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِسے اپنے پاس رکھیں۔ ایک دن اُس لڑکے کی ماں آئی، دیکھا کہ لڑکا بھوک اور رات جاگنے کی وجہ سے کمزور ہوگیا ہے اور سالن کے بغیر روٹی کھا رہا ہے پھر وہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئی، تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے ایک برتن میں مُرغی کی ہڈّیاں رکھی ہیں جسے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھا چکے تھے۔ اُس نے عرض کی: آپ خُود تو مُرغی کھاتے ہیں اور میرا بچّہ بغیر سالن کے روٹی۔ یہ سُن کر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ ان ہڈّیوں پر رکھا اور فرمایا: اللہ کے حکم سے اُٹھ جا، مُرغی فوراً زندہ کھڑی ہو کر آواز نکالنے لگی۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تیرا بیٹا اِس جگہ پر پہنچ جائے گا تو وہ جو چاہے گا، کھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، ص ۱۲۸)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں پتا چلا کہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے ایسی طاقت دی تھی کہ آپ مُرغی کو زندہ کر دیتے تھے۔ یاد رہے کہ اللہ پاک اپنے بعض مخصوص بندوں کو ایسی طاقت دیتا ہے کہ وہ فوت ہونے والوں کو زندہ کر دیتے ہیں، جیسا کہ قرآنِ پاک میں حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ بات موجود ہے ترجمہ (Translation): اور میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے (سفید داغ والے) مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ (پ3، آل عمران: 49) (ترجمۂ کنز الایمان) پتا چلا کہ اللہ پاک نے انبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) اور اولیاءِ کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم) کو بہت طاقت دی ہے۔

....

(7) غریبوں کی مدد

جن دنوں میں حج ہوتا ہے، اُن دنوں میں غوثِ پاک سَیِّد عبدُ الْقادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک جگہ رُکے اور فرمایا کہ: یہاں جو لوگ سب سے غریب ہیں، ان کا گھر مجھے بتاؤ، جب ایسا گھر مل گیا تو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُن غریب گھر والوں سے وہاں رُکنے کی اجازت مانگی اور اجازت ملنے پر سب لوگوں کے ساتھ وہاں رُک گئے۔ اُس جگہ کے بڑے بڑے اہم لوگوں (personalities) نے بہت کوشش کی کہ ”غوثِ پاک

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے گھر آجائیں"لیکن آپ وہاں سے نہ گئے۔ پھر وہاں کے لوگوں نے آپ کو تحفے(gifts) بھیجے، جن میں گائے، بکریاں، کھانے کی چیزیں، سونا، چاندی اور بہت سارا سامان شامل تھا۔ آپ نے یہ سارا سامان اُنہی غریب لوگوں کو دے دیا کہ جن کے گھر آپ رُکے تھے اور فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی وہاں سے چلے گئے۔ غوثِ پاک وہاں ایک رات رُکے، جس کی وجہ سے وہ غریب گھر والے مالدار(rich)ہوگئے۔(بہجۃ الاسرار، ص198، ملخصًا)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے ہمیں یہ پیاری بات پتا چلی کہ ہمارے غوثِ پاک سَیِّد عبدُالْقادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غریبوں سے محبت رکھتے تھے، ہمیں بھی غریبوں سے محبت رکھنی چاہیئے۔

....

(8) دینی طلبہ(students)سے محبّت

ایک نیک آدمی کہتے ہیں کہ ہم دین کا علم سیکھنے کے لیے غوثِ پاک سَیِّد عبدُالْقادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گئے تو آپ نے اپنے مدرسے میں ہمیں رہنے کی جگہ دی اور ہمارا بہت خیال رکھتے تھے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ اپنے بیٹے حضرت یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ ہمارے لئے چراغ(lamp) بھیج دیتے تھے اور کبھی تو آپ اپنے گھر سے ہمارے لئے کھانا بھیج دیتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء، 15/ 183)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ دین کا علم سیکھنے والے طلبہ (students) سے بہت محبت کرنی چاہیئے۔ ان طلبہ (students)سے محبت کرنا، علمِ دین سے محبت کرنا ہے۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "ہر مسلمان پر علم کا حاصل کرنا فرض ہے۔"(سنن ابن ماجۃ، کتاب السنۃ، الحدیث224، ص2491)

....

(9) دل میرے ہاتھ میں ہیں

حضرتِ سیّدُنا عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، ایک بار جمعہ کے دن میں حُضُورِ غَوْثِ پاک سَیِّد عبدُالْقادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ مسجد کی طرف جارہا تھا، میرے دل میں یہ بات آئی کہ "جب بھی میں غَوْثِ پاک کے ساتھ جمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام کرنے اور ہاتھ ملانے والوں کا بہت رش(crowd)ہوتا ہے کہ چلنا بھی مشکل ہوتا ہے لیکن آج کوئی دیکھ بھی نہیں رہا؟"

میرے دل میں یہ بات آئی ہی تھی کہ غَوْثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میری طرف دیکھ کر مُسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ فوراً فوراً ہاتھ

ملانے آنے لگے، یہاں تک کہ میرے اور غَوثِ پاک رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ کے بیچ میں ایک رَش(crowd)ہو گیا۔ میرے دل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی اچھا تھا کہ میں غَوثِ پاک رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ کے ساتھ تھا، جیسے ہی دل میں یہ بات آئی تو غَوثِ پاک رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ نے مجھ سے فرمایا:
اے عُمَر! تم ہی تو رش(crowd) چاہتے تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھوں میں ہیں، اگر چاہوں تو اپنی طرف کر لوں اور چاہوں تو دُور کر دوں۔ (بہجۃ الاسرار، ص196)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں پتا چلا کہ اللہ کے نیک بندوں سے قریب رہنا بہت اچھی بات ہے۔ اور یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والے جسے چاہتے ہیں، اپنے قریب کر لیتے ہیں۔

....

(10) دوبارہ منع نہ کرنا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ نے ایک شخص کو غم کی حالت(condition) میں دیکھ کر اُس سے پوچھا تو اُس نے کہا کہ: میں دریا(river) کی دوسری طرف جانا چاہتا تھا، مگر کشتی والے(sailor) نے بغیر کرائے کے کشتی میں نہیں بٹھایا۔ اتنے میں ایک محبت کرنے والا حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ کے پاس حاضر ہوا اور تیس دِینار(سونے کے 30 سِکّے)(therti gold coins) دیے تو آپ رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ نے وہ سب اس شخص کو دے کر فرمایا: جاؤ! یہ تیس دینار اس کَشتی چلانے والے(sailor) کو دے دینا اور کہہ دینا کہ اب وہ کسی غریب کو دریا کی دوسری طرف(across the river) جانے کے لیے سفر (journey) سے منع نہ کرے۔
(اخبارالاخیار، ص18)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے ہمیں یہ پیاری بات پتا چلی کہ غریبوں کے ساتھ اچھا انداز رکھنا چاہیئے۔ مزید یہ بھی پتا چلا کہ اولیاء کرام سے کچھ عرض کیا جائے تو اللہ پاک کی مدد سے، وہ مسئلہ حل کر دیتے ہیں۔

....

(11) حضور غوث پاک اور قرآنِ پاک کی تلاوت

حضور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: پندرہ سال تک میں عشا کی نماز پڑھنے کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا اس طرح کہ سامنے دیوار میں ایک کیل لگی ہوئی تھی، اُس میں رسّی بندھی ہوتی اور دوسری طرف میرے پاؤں میں بندھی ہوتی کہ کہیں مجھے نیند نہ آجائے تو اس طرح فجر سے پہلے میں ایک مرتبہ قرآنِ پاک ختم کر لیتا۔ ایک

www.farzuloom.net

رات میں سیڑھی سے اوپر اپنے کمرے میں آرہا تھا کہ، میرے دل نے کہا کہ آج تھوڑی دیر سو جاؤ پھر اُٹھ کر تلاوت کرلینا، جس وقت یہ بات دل میں آئی، تو اسی وقت، اسی جگہ ایک پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور قرآن پاک پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ سیڑھی پر ایک پاؤں پر کھڑے کھڑے پورا قرآن پاک پڑھ لیا۔(بہجۃ الاسرار، ص ۱۱۸)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ ہمارے غوث پاک قرآن پاک کی تلاوت سے بہت محبت فرماتے تھے۔ قرآنِ پاک کی تلاوت کے بہت فائدے ہیں، اس سے دل کو سکون ملتا ہے اور اللہ پاک کی رحمت سے ایک حرف (مثلاً الف) کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں، ہمیں بھی چاہیئے کہ روزانہ قرآنِ پاک کی تلاوت کریں۔

....

(12) غوث پاک کی دعا

ایک زمین تھی کہ جہاں کھجور کے دو درخت تھے مگر چار سال (40) سے پھل نہیں دے رہے تھے۔ ایک مرتبہ حُضُور غَوثِ پاک شَیخ عَبدُ القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ وہاں آئے اور ان میں سے ایک درخت کے نیچے وضو کیا اور دوسرے درخت کے نیچے دو رکعت نماز پڑھی تو فوراً دونوں دَرَختوں پر پتے آگئے اور کچھ دن میں اُن سے پھل بھی نکل آئے جب کہ اس وقت کہیں بھی کسی درخت پر بھی کھجور نہیں تھی۔ میں نے کچھ کھجوریں آپ کو دیں، آپ نے کھانے کے بعد دعا فرمائی تو اُس زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں اور جانوروں میں بہت اضافہ ہو گیا۔(بہجۃ الاسرار، ص 91)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں پتا چلا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کی دعا سے بہت برکت ہوتی ہے اور نیک بندے لوگوں کی مشکلیں دور کر دیتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ ہمیں اللہ پاک کے نیک بندوں سے صرف دنیا کی بہتری ہی کی دعا نہیں کروانی چاہیئے بلکہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی بھلائی کی بھی دعا کروانی چاہیئے۔ اللہ پاک نے ہمیں یہ پیاری دعا، قرآنِ پاک میں سکھائی ہے (ترجمہ (Translation):) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔(سورۃ البقرۃ، پ2، آیت 201)(ترجمہ کنز العرفان)

....

www.farzuloom.net